Al-Marjān Research Journal
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

An Analytical Review of the Discussions on Prophethood in Madārij al-Nubuwwah

مدارج النبوۃ کے تناظر میں مباحثِ نبوت کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. **Dr. Sadia Begum** (Corresponding Author)
   Visiting Lecturer, Department of Seerah & Islamic History, International Islamic University, Islamabad, Pakistan.
   Email: sadia.begum.vt8442@iiu.edu.pk
2. **Tahira Jabeen**
   PhD Scholar, Department of Seerah & Islamic History, International Islamic University, Islamabad, Pakistan.

Citation

Begum, Dr. Sadia, and Tahira Jabeen." An Analytical Review of the Discussions on Prophethood in Madārij al-Nubuwwah."*Al-Marjān Research Journal*, 3,no.2, April-June (2025): 664−678.

Submission Timeline

Received: Mar 20, 2025
Revised: April 07, 2025
Accepted: April 24, 2025
Published Online: May 15, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

An Analytical Review of the Discussions on Prophethood in Madārij al-Nubuwwah

مدارج النبوۃ کے تناظر میں مباحثِ نبوت کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

☆ ڈاکٹر سعدیہ بیگم　　☆ طاہرہ جبین

Abstract

This paper presents a critical and analytical examination of the discussions on Prophethood as found in *Madārij al-Nubuwwah*, the renowned work of Shaykh Abdul Haq Muhaddith Dehlvi. The study focuses on fundamental theological themes, such as the nature of Prophethood, the necessary qualifications for prophets, their distinctive attributes, infallibility (ʻismah), miracles, and the core objectives behind their divine mission. Shaykh Abdul Haq approaches these topics with a balanced methodology, combining authentic traditional sources with rational argumentation and philosophical depth. His exposition reflects not only scholarly rigor but also a clear alignment with mainstream Sunni theology. What distinguishes his treatment is his ability to communicate complex philosophical ideas in an accessible and intellectually engaging style. This analytical review aims to organize and highlight the doctrinal insights found in *Madārij al-Nubuwwah*, offering readers a comprehensive understanding of Shaykh Dehlvi's theological perspective. In doing so, it also addresses many of the modern intellectual challenges and misconceptions related to the concept of Prophethood. The article shows how classical Islamic scholarship, as represented by Shaykh Abdul Haq, remains relevant for contemporary discourse and can provide robust answers to current ideological doubts. Through this research, not only does one gain a deeper appreciation of Dehlvi's contributions to Islamic theology, but the study also offers a meaningful model for how traditional beliefs about Prophethood can be reaffirmed and articulated in the present age.

Keywords: Seerah Studies, Shaykh Abdul Haq Muhaddith Dehlvi, Madārij al-Nubuwwah.

تعارف موضوع

مدارج النبوۃ جو کہ برصغیر پاک وہند میں سیرت النبی ﷺ پر لکھی جانے والی اہم کتب میں سے ہے۔ جس میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کر کے حضرت شیخ الحق محدث دہلویؒ نے موضوع کا بہترین انداز میں احاطہ کیا ہے۔ زیرِ نظر مقالہ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کی مشہور تصنیف مدارج النبوۃ میں بیان کردہ مباحثِ نبوت کا ایک علمی و تجزیاتی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس مطالعہ میں بالخصوص ان موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اسلامی علمِ کلام میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں، جیسے کہ منصبِ نبوت، انبیاء کرامؑ کے اوصاف، ان کی عصمت، معجزات کی حقیقت اور بعثتِ انبیاء کے اہداف و مقاصد۔ شیخ عبد الحق دہلویؒ نے ان مباحث کو نہایت متوازن انداز میں پیش کیا ہے، جہاں وہ ایک طرف معتبر روایات سے استدلال کرتے ہیں تو دوسری طرف عقلی استنباط اور حکیمانہ بصیرت کا سہارا بھی لیتے ہیں۔ ان کی تحریر نہ صرف علمی وسعت کی مظہر

☆ وزٹنگ لیکچرر، شعبہ سیرت و اسلامی تاریخ، انٹر نیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ سیرت و اسلامی تاریخ، انٹر نیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

ہے بلکہ اہلِ سنت کے اصولی نظریات کی عکاسی بھی کرتی ہے۔ ان کا اسلوب اس انداز کا ہے کہ وہ فلسفیانہ نکات کو بھی عوام فہم زبان میں بیان کرتے ہیں۔ یہ مقالہ نہ صرف مدارج النبوۃ کے فکری مباحث کو منظم انداز میں سامنے لاتا ہے بلکہ عصرِ حاضر میں نبوت کے متعلق پیدا ہونے والے فکری و فلسفیانہ اشکالات کا مدلل جواب بھی فراہم کرتا ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے نہ صرف محدث دہلویؒ کے افکار کو بہتر انداز میں سمجھا جا سکتا ہے بلکہ اسلامی عقائد کی عصرِ نو میں ترجمانی کا ایک علمی ماڈل بھی سامنے آتا ہے۔ مقالہ ھذا دو مباحث پر مشتمل ہے جن میں پہلی مبحث شمائل وخصائص النبی ﷺ جبکہ دوسری مبحث مکارم اخلاق و معجزات پر مشتمل ہے۔

بحث اول: شمائل و خصائل نبوی ﷺ

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف کا آغاز عام سیرت نگاروں کی روایت سے ہٹ کر ولادت اور نسب سے ابتداء کرنے کے بجائے حضور ﷺ کی خلقت اور حسن وجمال سے ابتداء کی ہے۔ باب اول اسی عنوان سے ہے۔

چہرہ اقدس ﷺ

اس بارے میں حضرت شیخؒ لکھتے ہیں کہ(**اما وجه شریف وے ﷺ مرات جمالی الهی ومظهر انوار لامتناهی وے بود**)[1]

"حضور ﷺ کا چہرہ اللہ تعالیٰ کے جمال کے لیے آئینہ ہے اور اس قدر انوارِ الٰہی کا مظہر ہے کہ اس کی حد نہیں۔"

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما رأیت شیئًا أحسن من رسول الله[2]

رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین و بہتر کسی چیز کو نہیں دیکھا۔"

حضرت شیخ لکھتے ہیں "**ما رأیت انسانا**" یا "**رجلا**" نہیں کہا بلکہ "**ما رایت شیئًا**" کہا یعنی آپ کا حسن وجمال نا صرف انسانوں بلکہ ہر چیز پر فائق اور احسن ہے۔[3]

حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کو چاند کے ساتھ تشبیہ دینے میں حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ لکھتے ہیں۔

(در ترجیح تشبیه جمال آں حضرت بماه بر تشبیه آفتاب چنانکه سابقاً اشارتی بآں کرده شد گفته اند که ماه پر می کند دیده را بنور خود انس می گیرد ولذت می یابد ول بمشاهده ممکن راست نظر کردن بوی بخلاف آفتاب که خیره می گرداند نظر را ذوق نمی بخشد دل)[4]

حضور ﷺ کا چہرہ انور سورج کے بجائے چاند کے ساتھ تشبیہ دینے کو ترجیح دینے میں حکمت یہ ہے کہ چاند کو نظر بھر کے دیکھا جا سکتا ہے اور انس ولذت دل وک مشاہدہ کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے یا خلاف سورج کے اس کی طرف دیکھنا مشکل ہے وہ آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے اور ذوق بھی حاصل نہیں ہوتا۔"

حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو چاندنی راتوں میں دیکھا ہے اس وقت آپ کے جسم اطہر پر سرخ جوڑا تھا میں کبھی آپ کے روئے انور کو دیکھتا اور کبھی چاند کی تابانی کو خدا کی قسم میرے نزدیک چاند سے زیادہ بہتر آپ معلوم ہوتے تھے۔[5]

---

[1] *Ad-Dihlawī, Shaykh ʿAbd al-Ḥaqq Muḥaddith, Madārij an-Nubuwwa, trans. Muftī Ghulām Muʿīn ad-Dīn Naʿīmī (Lahore: Shabbir Brothers, n.d.), 1:17.*

[2] *At-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, Abū ʿĪsā, Jāmiʿ at-Tirmidhī (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1419 AH/1998), Ḥadīth no. 2811, Kitāb al-Faḍāʾil ʿan Rasūl Allāh, Bāb Mā Jāʾa fī Ṣifat Rasūl Allāh.*

[3] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:17.*

[4] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:17.*

[5] *At-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, Ash-Shamāʾil al-Muḥammadiyya (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, n.d.), Ḥadīth no. 244, Bāb Mā Jāʾa fī Khātim an-Nubuwwa wa Ṣifat Rasūl Allāh.*

(تنبیہ حله جفت جامه را گویند ردا و ازارومراد بحمرا جامئه که خطهائے سرخ دارد نیست تحقیق محدثین وخطا کرد هرکه حله را بر جامئه ابریشیمن حمل کرده حمرا را بسرع[6])

حلہ کپڑے کے اس جوڑے کو کہتے ہیں جس میں چادر اور تہبند ہوتا ہے اور حمراہ سے سرخ دھاریوں والا کپڑا مراد ہے یہ محدثین کی تحقیق ہے جو لوگ حلے کو ریشمی جامے اور حمرا کو محض سرخی پر محمول کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔"

آنکھیں مبارک

کان اشھل العینین آپ کی چشموں نے مبارک اشہل تھی یعنی سیاہی مائل بسرخی تھیں۔ایک روایت میں ادعج العینین گہری سیاہ آنکھ والے اس ضمن میں حضرت شیخ نے حضور ﷺ کی نظر مبارک کی رسائی کا تذکرہ فرمایا بہیقی کے حوالے سے حضرت عائشہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ ثریا میں گیارہ ستارے ملاحظہ فرماتے تھے۔ حضور ﷺ کی بصارت وبنائی کی تعریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ تاریکی میں بھی ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا دن کی روشنی میں۔[7]

اس کے بعد اس روایت کی تین تاویلات بیان کی ہیں جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں تمھیں آگے اور پیچھے سے یکساں دیکھتا ہوں۔اس کے بعد حضور ﷺ کے کان مبارک جبین مبارک حواجب شریفہ کے بارے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو حالت غضب میں نمودار ہو جاتی تھی اس کے علاوہ حضور ﷺ کے دہن مبارک کے بارے لکھتے ہیں اور روایت بیان کرتے ہیں **کان رسول اللہ ﷺ ضلیع الفم رسول اللہ فراك دهن ہے۔**[8] اس کے بعد لعاب دہن، تبسم شریف کا تذکرہ کرتے ہیں اور روایت نقل کرتے ہیں **لم یتشاوب النبي قط** نبی کریم ﷺ نے کبھی جماہی لی اور ضحک کبھی تبسم سے آگے نہیں بڑھا۔[9]

آواز مبارک

حضور ﷺ کی آواز مبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اما صوت شریف وی صلی الله علیه و سلم بود احسن اصوات و بود آن حضرت احسن الناس صوتا و احلاهم و نبود هیچکس خوش آواز ترو شیرین کلام ازو واصدق الناس لهجة[10]) "

حضور ﷺ کی آواز مبارک غایت درجہ پیاری تھی آپ کی آواز اور اس کی شیرینی تمام آوازوں سے زیادہ حسین اور دلکش تھی اور کوئی شخص بھی آپ سے بڑھ کر خوش آواز اور شیریں کلام نہیں گزرا۔ آپ کے کلام کی توصیف میں آیا ہے لوگوں میں سچی گفتگو کرنے والا۔

کلام میں فصاحت لسانی

مزید حضرت شیخ مدارج نبوت میں آپ کی فصاحت لسانی کلام میں ندرت اور جامعیت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ تو حضور کے ایسے اوصاف میں سے ہیں جو آپ کی باقی انبیاء پر فضیلت کی وجوہات میں سے ایک ہے۔اور روایات نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"ادبني ربي فاحسن تاديبي[11]

میرے رب نے مجھے ادب سکھایا تو میرے ادب کو بہت اچھا کر دیا۔

---

[6] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:17.*

[7] *Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn al-Ḥusayn, Dalā'il an-Nubuwwa, trans. Mawlānā Muḥammad Ismā'īl al-Jārwī (Karachi: Dār al-Ishā'at, 1430 AH/2009), Bāb Dhikr Mā A'ṭāhu Allāh Ta'ālā min ar-Ru'ya fī aẓ-Ẓulma.*

[8] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:20.*

[9] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:22.*

[10] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:23.*

[11] *Al-Mālikī, Qāḍī 'Iyāḍ, Ash-Shifā bi-Ta'rīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā, trans. Mawlānā 'Abd al-Ḥakīm Khān Akhtar Shāhjahānpūrī (Lahore: Maktaba Nabawiyya, n.d.), 1:189.*

آپ ﷺ کے فصیح اور جوامع الکلم ہونے پر روایات نقل کرتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی علیہم نے فرمایا میں تمام عرب میں فصیح ہوں اور "اوتیت جوامع الکلم واختصر فی الکلام"[12] کہ "مجھے جوامع الکلم دیا گیا اور میرے لئے کلام مختصر کیا گیا" اس کے بعد حضرت شیخ نے بطور نمونہ تقریباً چالیس احادیث نقل فرمائی ہیں جو آپ ﷺ کے کلام کی جامعیت کو واضح کرتی ہیں۔

حضرت شیخ "الدین النصیحة کله" دین اول تا آخر نصیحت و بھلائی ہے "حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں

(وحدیث الدین النصیحة مشتملت بر تمام علوم اولین و آخرین آگع علماء عالم جمع آبند و بشرح آن زبان کشانید جزوی از آن نیاید[13])

کہ اس ایک حدیث میں اولین و آخرین کے علوم اور علماء کائنات اس کی شرح کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

مسئلہ خضاب کی وضاحت

اس کے بعد شیخ نے حضور ﷺ کے سر مبارک اور موئے مبارک بارے تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے مسئلہ خضاب کی بھی وضاحت فرماتے ہیں کہ یہ بات یقینی ہے کہ شباب رعب اور ہیبت کے لحاظ سے دین کے دشمنوں پر ایک قوت ہے۔ قوت اور اظہار شوکت میں اس کا بڑا دخل ہے اور شیب یعنی بڑھاپا ضعف کی علامت ہے۔ البتہ آپ ﷺ کے چند بالوں میں سفیدی ظاہر تھی اور وہ بھی خوف و خشیت الٰہی کی بنا پر تھی۔ اور اس بارے میں علماء کے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

(اختلاف کرده اند علماء که آنحضرت خضاب کرده یا نه اکثر بر انند که نکرده و مذهب محدثین انیست زیرا که نرسیده بود پیرے[14])

علماء اختلاف کرتے ہیں اکثر کی رائے یہی ہے اور محدثین کا موقف بھی کہ آپ ملا ہم بڑھاپے کو پہنچے ہی نہیں تو خضاب کیوں لگاتے۔"

اس کے بعد حضرت شیخ نے گردن منکبین صدر شریف قلب اور بطن اطہر سینہ مبارک اور مہر نبوت کا تذکرہ تفصیل سے کیا ہے اور اس کے بعد کیفیت کے بارے میں کلام کیا ہے پھر دستہائے مبارک، قدم مبارک، پنڈلیاں اور بے سایہ ہونے کا بھی ذکر فرماتے ہیں۔ آپ کی رفتار مبارک کا ذکر کرتے ہوئے رفتار کی دس اقسام کا بھی تذکرہ کرتے ہیں اور دس اقسام کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ رفتار کی اعلی قسموں میں "ہون" ہے جس کی مداح خود قرآن نے فرمائی ہے ارشاد باری تعالی ہے کہ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا"[15] جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں۔

حضور ﷺ کی ازدواجی زندگی کا تذکرہ

اس کے علاوہ حضرت شیخ نے حضور ﷺ کی ازدواجی زندگی اور اس کے معمولات کا بھی تذکرہ کرتے ہوئے پہلے باب کا اختتام فرمایا ہے۔ باب اول کے اختتام میں تکملہ ذکر کرتے ہیں جس میں حضور ﷺ کی مجلس کا تذکرہ بھی فرماتے ہیں کہ آپ کی مجلس اس طرح تھی کہ آپ اٹھتے بیٹھتے خلوت اور جلوت میں اللہ تعالی کو یاد کرتے جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے ممتاز جگہ نہ بیٹھتے اپنی تمام تر توجہ مجلس میں مرکوز رکھتے ہر شخص کو اس کے مرتبے اور قابلیت کے معیار کے مطابق عنایت فرماتے۔ حضور ﷺ ایام کی مجلس کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ

(مجلس او مجلس علم و حلم و حیا و صبر و امانت و بلند کرده نمیشد دروے آواز یاد ذکر کرده نمیشد و روی حرام و سخن نا شائسته و ظاهر و شائع گردانیده نمی شد[16])

آپ ﷺ کی مجلس پاکیزہ، باحیا، علم و حلم، صبر و امانت پر مبنی ہوتی تھی اگر مجلس میں کسی سے ناشائستہ حرکت ہو بھی جاتی تو پردہ پوشی فرماتے۔

---

12 *Muslim ibn al-Ḥajjāj, Abū al-Ḥasan, Ṣaḥīḥ Muslim (Beirut: Dār Iḥyā' at-Turāth al-'Arabī, n.d.), Ḥadīth no. 5237, Bāb fī Faḍā'il an-Nabī.*

13 *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:24.*

14 *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:28.*

15 *Al-Furqān, 25:63.*

16 *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:43.*

اس باب میں مصنف نے حضور ﷺ شمائل و خصائل پر سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے بلکہ حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ طوالت کے پیش نظر اس مقالہ میں چند اقتباسات پر اکتفا کیا ہے۔

بحث ثانی: مکارم اخلاق کے بیان میں

حضرت شیخؒ کے طرز تحریر کی ایک خاصیت یہ ہے کہ جو عنوان بھی قائم کرتے ہیں ابتدا میں ان الفاظ کے معانی کی وضاحت ضرور فرماتے ہیں جو عربی لغت پر آپ کی مہارت کی دلیل ہے چنانچہ باب دوم کے آغاز میں لفظ خلق کی لغوی تحقیق و تعریف کرتے ہیں کہ

"خلق ایک ایسی طاقت اور ملکہ ہے جس کی وجہ سے افعال با آسانی صادر ہوتے ہیں"۔[17]

اور پھر اس پر مزید بحث اس بات میں کرتے ہیں کہ آیا خلق پیدائشی اور طبعی صفت ہے یا اکتسابی خصلت ہے کہ جسے بندہ مشقت اور محنت کے بعد حاصل کر سکے بعض علماء اسے پیدائشی اور طبعی سمجھتے ہیں اور بعض اکتسابی احادیث کی روشنی میں علماء کے اختلاف کا تذکرہ فرما کر یہ نتیجہ اخذ فرماتے ہیں کہ بعض اخلاق جبلی اور پیدائشی ہیں اور بعض کسبی اور اختیاری تطبیق یوں ہے کہ جو اخلاق صحبت اور عادت کی بدولت حاصل ہوں ان کا تبدیل کرنا آسان ہے لیکن جو بعض اخلاق جبلی، طبعی اور دائمی ہوتے ہیں ان کا بدلنا دشوار ہے لیکن اس کے باوجود تبدیلی امکان سے باہر نہیں۔[18]

انبیاء کے مکارم اخلاق

لفظ خلق کی لغوی تحقیق و تعریف کرنے کے بعد حضرت شیخ انبیاء کے مکارم اخلاق کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

(و اعتقاد باهد کرد مکارم اخلاق و محامد صفات از صورت و سیرت و جمیع کمالات و فضائل و محاسن حاصل است تمام انبیاء و رسل را و ایشان مرجام و قایق اند از تمام افراد بشری و رتینه ایشان اشرف رتب و درجه ایشان ارفع درجات است و چه عالی و رقیم باشد مقام کسان که اجتهاء کرد و برگزید حق سبحانه ایشانرا بفضل خود و مدم کرد ایشانرا درکتاب خود صلوة الله وسلامه علیهم)[19]

یہ عقیدہ رکھنا انبیاء کے متعلق کہ انبیاء میں اخلاق اور محامد موجود ہوتے ہیں اور بنی نوع انسان کو تمام بشری قوتوں میں ترجیح حاصل ہوتی ہے۔ ان کے رتبے اور درجے سب سے بلند ہوتے ہیں وہ لوگ کتنے عظیم ہوں گے جنہیں اللہ تعالی نے برگزیدگی کا شرف بخشا اجتبا اور اصطفاء سے سرفراز بنا کر اپنی کتاب میں ان کی مداح سرائی بھی کی۔"

ولی کو نبی پر ترجیح دینے پر فتوی

عقیدہ کی وضاحت کے سلسلے میں یہ فتوٰی بھی لگاتے ہیں کہ

(اقوام در تفضیل ولی بر نبی و این کفریست)[20]

"جو لوگ ولی کو نبی پر ترجیح دیتے ہیں وہ کھلے کفر میں مبتلا ہیں۔"

اس کے بعد آپ نے بعض انبیاء کے بچپن کا ذکر فرماتے ہوئے اس موقف کی تائید کی ہے کہ انبیاء پیدائشی اور طبعی طور پر وہی اخلاق کریمہ کے مالک ہوتے ہیں۔ اور قرآنی آیات سے ثابت کرتے ہیں مثلاً حضرت یحیٰی علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے کہ

"وَ آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا"[21]

اور ہم نے انہیں بچپن ہی سے حکمت و بصیرت (نبوت) عطا فرما دی تھی۔"

[17] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:48.*
[18] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:48.*
[19] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:49.*
[20] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:204.*
[21] *Maryam, 19:12.*

اس آیت سے واضح ہو تا کہ بچپن سے ہی آپ حکمت کے مالک اور لایعنی کاموں سے پرہیز کرنے والے تھے۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنا مکمل تعارف بچپن میں پیش کیا۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

"إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا[22]

بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ "

حضرت شیخ نے تاریخ طبری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت سلمان علیہ السلام حکومت کی بھاگ دوڑ سنبھالتے وقت بارہ سال کے تھے۔ قرآنی آیت نقل کرتے ہیں کہ

"وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ" [23]

اور بے شک ہم نے پہلے سے ہی ابراہیم علیہ السلام کو ان کے (مرتبہ کے مطابق) فہم وہدایت دے رکھی تھی۔"

انبیاء کے بارے میں آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب نمرود نے آپ کو آگ میں ڈالا تو عمر مبارک 16 (سولہ) سال تھی حضرت موسی کا فرعون کی دائر کی پکڑنا بھی اس قبیل سے ہے حضرت یوسف علیہ السلام اور کوے میں وہی اور حضور ﷺ کا ولادت مبارکہ کے وقت ہاتھ اور سر آسمان کی طرف اٹھانا اور حضور ﷺ کی زندگی سوائے دو مرتبہ کے محض قصد کے افعال جاہلیت سے دور رہنا بھی اسی قبیل سے ہے کہ انبیاء ابتداء آفرینش سے ہی پاکیزہ اوصاف و کمالات کے مالک ہوتے ہیں۔[24] اس کے بعد حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ انبیاء کو تواتر کے ساتھ نفحات ربانی ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ غایت درجہ کے مقام و مرتبہ پر فائز ہو جاتے ہیں اور یہ تمام کمالات انبیاء کو بغیر محنت کاوش اور کسب کے ہی حاصل ہو جاتے ہیں۔[25]

"وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا" [26]

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور (سن) اعتدال پر آگئے تو ہم نے انہیں حکم (نبوت) اور علم و دانش سے نوازا۔"

عصمت انبیاء کا تذکرہ

حضرت شیخ عصمت انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے یہ عقیدہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ انبیاء کی تمام صفات اولیاء میں نہیں پائی جاسکتی بلکہ اولیاء میں بعض صفات انبیاء کی پائی جاتی ہیں لکھتے ہیں کہ

(بعضی اولیاء را نیریز بعضی صفات ناشی میگردانیدند در کل و عصمت خاصه انبیاء است صلوة الله وسلامه علیهم)[27]

اگرچہ اولیاء انبیاء کے بعض محاسن و کمالات سے متصف ہوتے ہیں لیکن تمام صفات میں نہیں ہوسکتے اور عصمت تو صرف انبیاء کے ساتھ ہی خاص ہے۔

اس کے بعد حضرت شیخؒ نے حضور کے اخلاق کریمانہ کا تذکرہ بے مثال آیات قرآنیہ اور احادیث کی روشنی میں گیا ہے اور حدیث عائشہ " كان خلقه القرآن"[28] کے مفہوم کو واضح فرماتے ہیں اور ادب کے پہلو کو نہایت لطیف پیرائے میں ثابت کرتے ہیں کہ قرآن آپ ﷺ کا خلق تھے یہ معنی حضور ﷺ کے اخلاق کی عظمت اور اس کے لامتناہی ہونے کے بیان میں بہت واضح ہے۔ مزید حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ

---

[22] *Maryam, 19:30.*
[23] *Al-Anbiyā', 21:51.*
[24] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:157.*
[25] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:157.*
[26] *Al-Qaṣaṣ, 28:14.*
[27] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:204.*
[28] *Muslim ibn al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth no. 746, Bāb Ṣalāt an-Nabī wa Nawāfil al-Layl.*

(و بعضی گفته اند که چنانچه معنی قرآن غیر متناهی است همچنین آثار و انوار و اوصاف جمیله و اخلاق آنحضرت غیر متناهی اند و در حال و احوال متجدد میشود از مکارم اخلاق و محاسن و آنچه افاضه میکنند الله تعالی پروسی از معارف و علوم که نمیر اند آنرا جزوی تعالی[29])

"یعنی ہر طرح کے قرآنی علوم و معارف غیر متناہی ہیں اور آپ ﷺ کے محاسن و فلاح ہر حال میں تازہ ہوتے رہتے ہیں اور آپ ﷺ کے علوم و معارف کو اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

حضور ﷺ کی رسالت عامہ کا بیان

اس ضمن میں حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضور ﷺ کو تمام بنی نوع انسان کی طرح مبعوث فرمایا آپ ﷺ کی رسالت صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ کائنات کی تمام مخلوقات کے لئے آپ ﷺ کی رسالت، مواہب اللدنیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ بعثت کی وسعت اس حد تک ہے کہ ملائکہ کے بھی آپ ﷺ ہی ہیں۔ اس پر قرآنی دلیل کہتے ہیں کہ قرآن میں ارشاد ہے:

"لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا[30]"

تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرسنانے والا ہو جائیں۔"

مزید حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ

(بعض محققین از اهل بصیرت گفته اند که محمد رسول الله مبعوث بتمم اجزائے عالم است شامل حیوانات و نباتات و جمادات و لیکن ارسال باهل عقل از برای تعلیم و تکلیف و تبشیر و انذارداند امت و بغیر ایشان بنا بر افاضه و ایصال بنا برکمال که لائق حال ایشان باشد)[31]

بعض محققین اہل بصیرت کا یہ کہنا ہے کہ حضور ﷺ کی رسالت عالم کے تمام اجزاء حیوانات، نباتات اور جمادات کے لیے ہے لیکن اہل عقل کی طرف رسالت تبشیر اور انذار اور غضب الہی سے بچانے اور ڈرانے کے لئے ہے۔"

صبر و حلم اور عفو کے بارے اعتراض

حضرت شیخ صبر و حلم اور عفو کے بارے میں ایک اعتراض اٹھاتے ہیں کہ ابن حظل اور عقبہ بن ابی معیط کے قتل کا حکم صادر فرمانے کے بعد " **ما انتقم لنفسه** "[32] کہ کبھی اپنی ذات کی خاطر بدلا نہیں لیا کیسے صحیح ہو گا؟ جواب میں لکھتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کی ذاتی گستاخی کے بعد اللہ تعالی کی حرمتوں کو بھی پامال کرتے تھے۔ اور بعض علماء یہ جواب دیتے ہیں کہ بدلہ نہ لینے سے مراد یہ ہے کہ اگر ایسا سبب ہو جو حد کفر کو نہ پہنچے اس کا بدلہ نہ لیتے تھے۔[33]

تواضع ادب اور حسن معاشرت

حضرت شیخ حضور ﷺ کی تواضع ادب اور حسن معاشرت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کمالات میں اعلی درجہ پر فائز ہونے کے باوجود تواضع سے کام لیتے تھے۔ ارشاد نبوی ہے:

من رای لنفسه قهمة فليس له في التواضع نصيب[34]"

"جو شخص اپنے آپ کو قیمتی جانتا ہے اس کے لیے تواضع کا کوئی حصہ نہیں ہے۔"

[29] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:92.*
[30] *Al-Furqān, 25:1.*
[31] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:204.*
[32] *Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Al-Jāmiʿ aṣ-Ṣaḥīḥ (Beirut: Dār Ṭawq an-Najāḥ, 1422 AH/2001), Ḥadīth no. 6853, Kitāb al-Muḥāribīn, Bāb Kam at-Taʿzīr wa al-Adab.*
[33] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:161.*
[34] *Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid, Iḥyāʾ ʿUlūm ad-Dīn, trans. Dr. Nadīm al-Wājdī (Karachi: Dār al-Ishāʿat, n.d.), 3:529.*

ازواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ ازواج کی پاسداری کرتے ان کے ساتھ استراحت فرماتے بعض مواقع میں حضرت عائشہ کے ساتھ دوڑ کی سابقت فرمائی اور لکھتے ہیں کہ جو شخص حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ کو اہل وعیال اصحاب و فقرا اور مساکین ویتامٰی اور بیوہ گان، مہمانوں اور آنے جانے والوں کے ساتھ حسن سلوک کو دیکھے گا وہ جان لے گا کہ حضور ﷺ کے قلب انور میں غایت درجہ نرمی اور مہربانی ہے کہ مخلوق اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی کیونکہ یہ سب معجزات اور آپ ملی تعلیم کی نبوت کی نشانی تھی۔[35]

جود وسخاوت

اس عنوان کے تحت بھی حضرت شیخ نے سب سے پہلے جود وسخا کی لغوی تحقیق فرمائی ہے اور اس حوالے سے چند اصطلاحات مترادفہ اور متضادہ بھی ذکر فرمائی ہیں۔ مثلا "**حریت**" عمدہ اور اعلی چیز خوشی کے ساتھ خرچ کرنا۔ یہ "**نذالت**" کی ضد ہے۔ "**ساحت**" کہ کوئی چیز اپنے زیادہ مستحق ہونے کے باوجود خوش دلی سے دوسرے کو دلوادینا۔ اس کی ضد "**شکاس**" ہے۔ "س**خاوت**" اچھی چیز کے حاصل کرنے سے پرہیز کرنا جبکہ "**تقتیر**" عیال پر خرچ کرنے میں تھی کرنے کو کہتے ہیں۔[36]

حضور ﷺ کا وقار خاموشی اور مروت کا تذکرہ

اس ضمن میں حضرت شیخ حضور ﷺ کا علم و وقار اور سنجیدگی کا تذکرہ احسن انداز میں تفصیل کرتے ہیں کہ اکثر آپ ﷺ کی نشست مبارک احتباء کی وضع پر ہوتی تھی۔ احتباء سے مراد زمین پر بیٹھ کر گھٹنے اٹھا کر پنڈلیوں کو ملا کر بیٹھا جائے۔ اور کبھی نشست مربع ہوتی حضور ﷺ بہت زیادہ خاموشی پسند اور ضرورت کے وقت ہی کلام فرماتے۔[37]

ابن ابی ہالہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ کی خاموشی کا سبب چار چیزیں تھیں۔

1۔ علم

2۔ حذر یعنی خشیت الہی

3۔ تقدیر

4۔ تفکر[38]

زہد خوف وخشیت الہی اور کثرت عبادت

زہد کے متعلق حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ص ﷺ نے کبھی مسلسل تین دن تک شکم سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی مزید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کبھی کسی سے شکایت نہ کی اور آپ ﷺ کے نزدیک غنی سے فاقہ کشی محبوب تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دعا فرماتے: اللهم اجْعَلْ رِزقَ آلِ بَيْتِي قُوتًا [39] اے اللہ امیرے گھر والوں کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔" لکھتے ہیں کہ خشیت الہی حضور ﷺ کی حق تعالی کے علم اور معرفت کے بقدر تھی۔ اس ضمن ایک اور روایت حضرت علی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

> (و از علی مردیست که گفته بر سیدم رسول خدا از طریقه وصال وی فرموده، المعرفة راس المالی والعقل اصل دینی والحب اساسی ، والشوق مرکبی، وذکر الله انیسی، والشفقه کنزی، والحزن رفیقي والعلم سلاحي، والصبر رد آنی ، والرضاء غنیمتي، والفقر فخری، والزهد حرفتي، والیقین

[35] Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:43.

[36] Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:71.

[37] Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:84.

[38] Al-Mālikī, Ash-Shifā bi-Ta'rīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā (Beirut: Dār al-Fikr, n.d.), 1:198.

[39] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, Al-Jāmi' aṣ-Ṣaḥīḥ (Beirut: Dār Ṭawq an-Najāḥ, 1422 AH/2001), Ḥadīth no. 6460; Muslim ibn al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim (Beirut: Dār Iḥyā' at-Turāth al-'Arabī, n.d.), Ḥadīth no. 1055.

قول، والصدق شفيقى، والطاعة حبى، والجهاد خلقي، وقرة عينى فى الصلوة وثمرة فوادي في المذكر، وغمى لاجل امتى، وشوق الى ربي)[40]

حضرت علی سے حدیث مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میری مالداری کی بنیاد معرفت، عقل میرے دین کی اصل، محبت بنیاد، شوق سواری، اللہ کا ذکر میرا انیس، شفقت میرا خزانہ، غم میرے دوست، علم میرا ہتھیار، صبر میری چادر، رضاء میری غنیمت، فقر میرا فخر، زہد میری حرفت، یقین میری قوت، صدق میرا شفیق، اطاعت میری محبت، جہاد میرا اخلاق، میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز، میرے دل کا پھل ذکر، اور میرے غم میری امت کی خاطر، اور میرا شوق اپنے رب کی طرف ہے۔[41]"

فضیلت حضور ﷺ کا تذکرہ

اس باب میں حضرت شیخؒ نے حضور ﷺ کی فضیلتوں اول تو قرآن کریم کی بے شمار آیات کی روشنی میں بطریق احسن وتفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ کلمہ طیبہ ہی شاہد ہے حضور ﷺ کی عظمت ورفعت شان اور علو مرتبت پر اور کوئی بزرگی اور قدر ومنزلت حضور ﷺ کی عظمت کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس کے بعد چند آیات قرآنیہ بطور اجتہاد بیان کرتے ہوئے **"وما ارسلناک الارحمۃ اللعالمین"** کا حوالہ دے کر حضور ﷺ کی رحمت کا بیان تفصیل سے کرتے ہوئے یہ واضح کرتے ہیں کہ

حضور ﷺ سارے جہانوں کے لئے عموما انسان اور پھر اہل ایمان کے لئے کسی طرح خصوصا رحمت بن کر آئے ہیں لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا مومنوں پر رحمت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ مظہر ومصدر رحمت ہیں۔

(پس آنحضرت رحمت است مومنانرا بالفعل و سائر نامس را بالقوه و بعض)[42]

حضور ﷺ مسلمانوں کے لیے بالفعل اور تمام لوگوں کے لئے بالقوہ رحمت ہیں۔"

مزید حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ

(و بعض علماء عامر دارند بالفعل رحمت شمار كنند)[43]

علماء آپ ﷺ کی رحمت بالفعل سب کے لئے تسلیم کرتے ہیں۔ "

مزید لکھتے ہیں کہ

(چنانکه گویند مومن را رحمت بهدایت و منافق را رحمت است بامان از و کافی را رحمت است بتأخير از عذاب و تعجیل آن در دنیا و قتل آنحضرت ایشان را او هلاک مفسدان نیز رحمت است که سب نظام عالم و تربیت مصلحانت چنانکه بریدن شاخهائے مفسد که سب صلاح شاخهائے بار آور است)[44]

حضور ﷺ کی رحمت مومنوں کو ہدایت منافقین کو امن اور کفار کو تاخیر عذاب کے انداز میں میسر ہے۔(اور پھر ایک اہم بات لکھتے ہیں کہ اگر حضور ﷺ رحمت ہیں تو کفار کو قتل کیوں کرتے ہیں جہاد کس لیے ہے؟(اس کا جواب یوں دیتے ہیں) کہ اس میں رحمت اس انداز میں پوشیدہ ہے کہ جس طرح درخت کی خراب پتیوں کو اکھیڑا اور کاٹا جاتا ہے اسی طرح نظام عالم کی اصلاح کی خاطر کفار سے جہاد اور مال کیا جاتا ہے کہ عالم کی اصلاح اس پر موقوف ہے۔[45]"

---

[40] *Al-Mālikī, Ash-Shifā bi-Taʻrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā, 1:202.*
[41] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:89.*
[42] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:90.*
[43] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:91.*
[44] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:91.*
[45] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:92.*

عظمت رسول ﷺ کے چند اہم پہلو

اور اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کثیر تعداد میں آیات قرآنیہ کی تفسیر اور تاویلات پیش کر کے حضور ﷺ کی عظمت کو بیان فرماتے ہیں۔ مثلا لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کی بارگاہ حضور ﷺ کی قدر و منزلت اعزاز و اکرام یہ ہے کہ حق تعالی ندا کے وقت آپ ﷺ کو نبوت اور رسالت کے وصف کے ساتھ ندا کرتے ہیں نام سے نہیں کرتے مثلا

یاایها النبي یاایها الرسول یاایها المزمل یاایها المدثر جبکہ باقی انبیا کون کے نام سے ہی ندا فرماتے ہیں یا عیسی یا نوح یا یحییٰ۔[46]

آپ ﷺ کی عظمت اور مناقب جلا میں سے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدر و منزلت کی قسم کھائے ہیں مثلا تیرے سر کی قسم تیری زندگی کی قسم۔

"لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ"[47]

(اے حبیب مکرم!) آپ کی عمر مبارک کی قسم، بیشک یہ لوگ (بھی قوم لوط کی طرح) اپنی بد مستی میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔"

اس آیت کی تاویل میں حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ

(آنحضرت که مقید گدانیده است قسم را بربلد که بلد حرام و بلد امیں نام اوست و معززمکرم است نزد حق تعالی بوقت حلول و نزول وی درازگفته انف شرف المکان با المکیس)[48]

کہ حضور ﷺ کی شہر کی قسم مقید کر کے اللہ تعالی نے کھائی ہے کہ شہر کی عظمت اور بزرگی اور حرمت آپ کے نزول اور حلول کی وجہ سے ہے۔"

معجزات نبوت کی صداقت کی دلیل

شیخ عبد الحق محدث دہلوی معجزہ کی تعریف لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ

(امر خارق عادت که ظاهرگرده بدست مدعی رسالت که مقرون باشد بتحدی)[49]

معجزہ ایسے خلاف عادت کام کو کہتے ہیں جو مدعی رسالت کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور اس کے ساتھ تحدی بھی پائی جائے۔"

تحدی کا مطلب ہے برابری کرنا یعنی دشمن کو عاجز کر کے غلبہ حاصل کرنا ہے۔ لکھتے ہیں کہ جمہور علماء کے نزدیک معجزہ میں تحدی شرط نہیں ہے آنحضور ﷺ کے بے شمار معجزات ایسے ہیں جن میں تحدی نہیں پائی جاتی۔ اس کی تعریف میں مدعی رسالت کے ہاتھ پر ظاہر ہونے کی قید کافی ہے۔

(رسمن مشهور است که آنچه از مدعی رسالت و اقع شود آنرا معجزه گویند ، و آنچه از غیر نبی و اقع شود اگر مقرون بکمال و معرفت و استقامت باشد که ولایه عبادت از آنست کرامت است و آنچه ازعلوم مومنان از اهل اصلاح و قوم باهد آنرا معونت نامند و آنچه فاسقان و کافران صادر گرده استدراج گویند)[50]

اور یہ بات مشہور ہے کہ جو کچھ مدعی رسالت سے واقع ہوتا ہے اسے معجزہ کہتے ہیں اور جو کسی غیر نبی سے واقع ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ کمال ایمان و تقوی اور معرفت و استقامت ہو تو اس کا نام کرامت ہے اور اگر کسی عام مومن اور صالح سے صادر ہو تو اسے معونت کہتے ہیں اور وہ جو فاسقوں کو اور کافروں سے صادر ہوتا ہے اسے استدراج کہتے ہیں۔"

---

46 *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:92.*
47 *Al-Ḥijr, 15:72.*
48 *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:93.*
49 *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:96.*
50 *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:229.*

حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ

(و تمامی انبیاء و رسل معجزات است و هیچ پیغمبری بر معجزه نیست و معجزات پیغمبر اکثر و اقوی و ابرو و الظهر و اشهر معجزات است [51])

تمام انبیاء کرام صاحب معجزات تھے اور کوئی بھی نبی بغیر معجزات کے نہیں رہا البتہ ہمارے پیغمبر کے معجزات تمام انبیاء سے افضل اکثر اعلی اظہر اور اشہر ہیں۔"

معجزات کے باب میں حضرت شیخ نے حضور ﷺ کے تقریبا ۱۱ بڑے معجزات کا ذکر فرمایا ہے جن میں سب سے اول یہ ہے کہ آپ ﷺ کا امی ہونا آپ خود بھی اس پیدا ہوئے جس شہر اور لوگوں میں آپ کی پیدائش پرورش اور نشوونما ہوئی وہ بھی علم سے ناآشنا تھے آپ ﷺ نے کبھی علم کی خاطر کسی شہر کا سفر حصول علم کے لئے نہیں فرمایا کہ کسی عالم سے علوم اور معرفت حاصل کرنے اس کے باوجود آپ ﷺ نے ایسی محبت قائم فرمائی کہ جہاں بھر کے عالم اور نقاد بھی اس کی مشکل نہیں لاسکے۔[52]

معجزہ اعظم قرآن کریم

آپ ﷺ کے معجزات میں سب سے قومی روشن باقی رہنے والا اور مشہور تر معجزہ قرآن کریم ہے۔ حضرت شیخ کہتے ہیں کہ

(وقرآن مشتمل است بر معجزات کثیره بابی حساب که و اقعست اعجاز با قصر سوره از ان [53])

قرآن کریم معجزات کثیرا کا مجموعہ ہے بایں صورت کہ ایک چھوٹی سورت کے اندر پوشیدہ معجزات کو بھی کوئی شمار نہیں کرسکتا۔

وجوہ اعجاز قرآن

قرآن کریم کے اعجاز متعدد ہیں قرآن کریم کے اعجاز متعدد میں ان کی تفصیل وجوہ اعجاز کی معرفت پر موقوف ہے اور اجمالی طور پر معرفت اعجاز اس طرح ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے تحدی فرمائی کہ اس کے مثل ایک سورۃ کے لانے کا چیلنج کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے کہ

وإِن كُنتُم رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ"[54]

اور اگر تم اس (کلام) کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے (برگزیدہ) بندے پر نازل کیا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنالاؤ۔"

چنانچہ لوگ اس کے ساتھ معارضہ کرنے میں عاجز ہوگئے۔ وجوہ اعجاز قرآن کے متعلق حضرت شیخ نے جو کچھ اس عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی اعجاز کی وجوہات کی کل تعداد میں تقریبا دس بڑے وجوہ گنوائے ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ وجوہ قرآن معجزہ نبوی ہے جن کی طرف تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ایجاز اور بلاغت

2۔ نظم عجیب اور اسلوب غریب

3۔ غیبی خبروں پر آیات وواقعات

4۔ علوم ومعارف کا مجموعہ

5۔ دلیل اور مدلول کا اجتماع

[51] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:230.*
[52] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:229–321.*
[53] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:231.*
[54] *Al-Baqara, 2:23.*

6۔ نظم اور نثر کا پیرایہ

7۔ اجزاء کی مشاکلات انواع و اقسام کے مضامین کا باھم مربوط و پیوست ہونا

8۔ آیات باقی رہنے والی

9۔ حفاظ اور قراء کے لئے آسان ہوتا

10۔ قاری قرآن اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا[55]

مندرجہ بالا وجوہ اعجاز کی تفصیل حضرت شیخ نے بیان کی ہیں ان کا پہلی چار سورتوں کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

(این چهار وجه اعجاز ظاهر است که هیچ خفائی نه دارد۔ و محسوس است انکار آن حکم انکار بدیهات و محسوسات دارد وکائن و ثابت است درذات قرآن است ذکرکرده اند که ممتاز و منفرد است قرآن بدان و شریک نیست هیچ کلامی باوی[56])

یہ چار وجوہ اعجاز ظاہر ہیں ان کا انکار بدیہات اور محسوسات کا انکار اور اس کے علاوہ دیگر چیزیں دراصل قرآن کی صفات ہیں جنہیں بطور معجزہ ذکر کیا جاتا ہے یہ ایسی صفات ہیں کہ قرآن سے ممتاز اور منفرد ہو جاتا ہے اور کوئی کلام ان میں اس کا شریک نہیں۔"

باقی رہنے والی آیات کا اعجاز

اس ضمن میں حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ

ہر زمانہ میں اصل ذوق شہسواران خطابت، فصاحت اور بلاغت کے انتہاؤں کو چھونے والے موجود رہے ہیں لیکن قرآن کے کمالات کے آگے عجز ہوگئے اور اس کے مقابلے میں کوئی کتاب پیش نہیں کرسکے نہ قرآن کریم پر طعن اور قدح صری پر قادر ہوسکے۔

(و هر عصر میلود بود از اهل بیان و کمل اهل لسان و آئمه بلاغت و فرسان کلام و جانده جراحت و ملاحده و اعدائے دین و دنیا وارد نکرد هیچ یکی در معارضه آن و تالیف نه کرد در مناقصه آن وقادرنشد و بریك وجه اعجازقادرنشد سالانکه اعجازقرآن وجود کثیره دارد [57])

بے شمار وجود اعجاز میں سے کسی ایک پر بھی قادر نہیں ہوسکے اللہ اعدائے دین و دنیا میں ہمیشہ عاجزی ہی رہے قرآن کے مقابلے میں اور جس نے بھی مارنے کی کوشش کی وہ خواری کا مقدر ہی سمیٹ سکا۔"

معجزہ قرآن کریم کے علاوہ حضرت شیخ نے دیگر مشہور معجزات مثلاً شق قمر اس کے ضمن میں عقلی سوال وجواب کا انگلشت ہائے مبارک سے پانی کا جاری ہونا، کم پانی کا زیادہ ہونا تو عام کے معجزات حیوانات سے کلام اور ان کی اطاعت ہرن کا کلام کرنا نباتات کی اطاعت جمادات کی اطاعت بیماروں کو تندرست کرنا وغیرہ معجزات نبوی کو تفصیل سے بیان فرما کر جلالی نبوت کی بحث کو واضح فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کی کرامات وبرکات اطلاع بر علوم غیبیہ حفاظت و عصمت مصطفی کریم ﷺ کے علوم خصائص کا تذکرہ اور اس مضمون کے آخر میں معجزات کے تذکرے کا مکمل بیان ہے اس ضمن میں حضرت شیخ تحریر فرماتے ہیں کہ جس پیغمبر کے زمانے میں جو علم وہنر کمال پر تھا اس کے مطابق انبیاء کو معجزات بھی عطا کئے گئے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں اہل علم کی انتہا جادو گری تھی تو موسیٰ بھی اسی مجرے کے ساتھ مبعوث ہوئے جو اس کے مشابہ تھی موسیٰ نے وہ چیز پیش کر دی جو ان کی قدرت سے باہر تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فن طب بڑے عروج پر تھا اہل طب بہت زیادہ فخر ومباہات کیا کرتے تھے حضرت میں نے ایسی چیز پیش فرمادیں کہ مثلاً مردے کو زندہ کرنا اندھوں کو بینائی دینا یہ تمام چیزیں معالجہ طب سے ناممکن تو تھی ایسے ہی تمام انبیاء کے معجزات تھے۔[58]

---

[55] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:267.*
[56] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:288.*
[57] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:288.*
[58] *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:310.*

آپ ﷺ کو جب مبعوث فرمایا تو اہل عرب کے تمام معارف وعلوم چار تھے۔

1۔ فصاحت وبلاغت

2۔ ایجاز

3۔ شعر گوئی

4۔ خبروں کہانت

حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ

(وجملہ معارف عرب و علوم ایشان چہار بود بلاغت و شعر و غیر و کہانت پس فرشادہ شد بروی قرآن کہ عارق این چہار است کہ مشتملست بر فصاحت و ایجاز و بلاغت خارجہ از نبط کلام اہشان و نظم غریب و اسلوب عجیب کہ داہ نیافتند")[59]

اہل عرب کے تمام جملہ معارف وعلوم چار تھے حق تعالی نے آپ ﷺ پر قرآن نازل کیا جو ان چاروں کا خارق تھا جو ایسی فصاحت وبلاغت ایجاز نظم واسلوب عجیب پر مشتمل ہے جو ان کے طریقہ کلام سے مختلف اور خارج ہے۔"

اس کے بعد حضرت شیخ نے حضور ﷺ کے معجزات کی برتری دیگر انبیاء کے معجزات پر ثابت کرتے ہوئے مختصر بحث کی ہے اور چند وجوہات اور وجوہات ترجیح ذکر کی ہیں۔ ایک یہ کہ انبیاء کے معجزات مدت کے ساتھ ختم ہو گئے لیکن حضور ﷺ کا معجزہ نہ فنا ہوا اور نا معدوم ہوا اور نا ہی منقطع ہو گا۔ دوسری وجہ ترجیح بر معجزات دیگر انبیاء پر بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے معجزات وحی اور کلام ہونے کے سبب ہیں جس میں تخیل اور تشبیہ ممکن نہیں دیگر تمام انبیاء کے معجزات معاندین کے مطالبے کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوتے ہیں مثلا عصائے موسی اور اونٹنی کا نکلنا لیکن حضور ﷺ کا معجزہ قرآن کسی مطالبے کے نتیجے میں نہیں اترا۔

حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ

(وسائر معجزات رسل منقرض شد با نقراض ایشاں و معدوم گشت بعد از مان ایشاں و معجزہ سہد ہلاک نمیشود و منقطع –ووحی دیگر نیز ہست بسبب بودن وی و سی و کلام کہ ممکن نیست دروی تخیل وصیلہ وتشبیہ چہ غیر او را از معجزات رسل طلب کردند معاندان ومکابران اشیائی کہ طمع کردند)[60]

اس کے بعد حضرت شیخ نے چند رقیہ ہائے ماثور، حضور ﷺ سے ثابت طب نبوی ذکر تعبیر الرویا رویائے نبوی اور تعبیرات نبوی باب ہفتم در اسمائے نبوی اس ضمن میں چار سو سے زائد اسمائے نبوی ﷺ کا تذکرہ فرماتے ہیں باب ہشتم میں آخرت کے حوالے سے حضور کے مخصوص درجات فضائل وکمالات مثلا شفاعت اور مقام محمود، ذکر مقام، وسیلہ اور وجہ رفیعہ، باب نہم میں حقوق و واجبات نبوت ایمان میں کمی بیشی کا مسئلہ حضور ﷺ سے وجوب محبت، علامات محبت رسول ﷺ مثلا متابعات دلیل محبت ہے محبت مطالعہ نعت سے ابھرتی ہے نعت پر جتنی اطلاع ہو گی اتنی ہی محبت طاقتور ہو گی حضور ﷺ کی مطابقت سے بڑھ کر کوئی مقام افضل نہیں حضور کا ذکر تنظیم وتوقیر ندائے حبیب کا شوق ہر اس شخص سے محبت جو حضور ﷺ سے تعلق رکھتا ہو خواہ صحابہ یا اہل بیت ہو علماء صلحاء سے محبت قرآن کریم سے محبت ذوق، قرآن فہمی، حسن صوت میں قرآن وغیرہ یہ تمام علامات محبت بسط وتفصیل سے ذکر کرتے ہیں۔[61]

---

59 *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:312.*

60 *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:320.*

61 *Ad-Dihlawī, Madārij an-Nubuwwa, 1:324–500.*

خلاصہ

شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی سب سے بڑی خدمت یہی تھی کہ انہوں نے مسلمانانِ ہند کے بکھرے ہوئے شیرازے کو اپنے علم کے ذریعے منظم کر دیا اور ان میں دینی غور و فکر کی وہ صلاحیتیں ابھار دیں جنہوں نے مسلمانوں کے معاشرے میں ایک نئی جان ڈال دی۔ انہوں نے مستند کتابوں کو فارسی اور عربی میں منتقل کر کے ہندی مسلمانوں کو جو احسان کیا ہے وہ اسلامی تاریخ کا طالبعلم کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ سترہویں صدی میں مسلمانوں کی مذہبی سیاسی علمی اور سماجی اصلاح و تربیت کا سہرا شیخ عبد الحق محدث دہلوی ہی کے سر ہے۔ ان بزرگوں رہتے زمانے کی مذہبی بے راہ روی کو دور کیا اور علوم اسلامی کے احیاء کے لیے پر خلوص جد و جہد کی۔ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کی تصنیف مدارج النبوۃ کا یہ تحقیقی جائزہ ہمیں نبوت کے اہم موضوعات پر گہرائی اور وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالتا ہے۔ اس مقالے نے نہ صرف انبیاء کی صفات اور نبوت کے فلسفے کو واضح کیا بلکہ اس بات پر بھی زور دیا کہ نبوت کا تصور صرف تاریخی حقائق پر مبنی نہیں بلکہ اس کی روحانی اور عقلی بنیادیں بھی مضبوط ہیں۔ شیخ دہلویؒ نے اس کام میں روایت اور عقل دونوں کا توازن برقرار رکھتے ہوئے ایسے دلائل پیش کیے جو اہلِ سنت کے عقائد کی حفاظت کرتے ہیں اور ساتھ ہی دورِ جدید کے علمی سوالات کا جواب بھی دیتے ہیں۔

تحقیق میں یہ بات نمایاں طور پر سامنے آئی کہ نبوت کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے صرف ظاہری پہلو کافی نہیں، بلکہ انبیاء کرامؑ کے اخلاق، معجزات، اور ان کی رسالت کے مقاصد کو بھی جاننا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ عبد الحق نے نہ صرف انبیاء کی خصائص اور شمائل پر تفصیلی بحث کی بلکہ مکارمِ اخلاق اور معجزات کی اہمیت پر بھی خاص توجہ دی۔ ان کی نگاہ میں نبوت ایک جامع نظام ہے جو انسانیت کی رہنمائی کے لیے بھیجا گیا ہے اور اس کی تمام جہات کو سمجھنا علمی اور عملی دونوں اعتبار سے ضروری ہے۔ یہ مطالعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مدارج النبوۃ نہ صرف ایک قدیم علمی اثاثہ ہے بلکہ آج کے دور میں بھی نبوت کے فلسفہ کو سمجھنے اور اس کی تائید میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ مقالہ اسلامی عقیدے کی جدید تشریح کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ہے جو فکری الجھنوں اور شبہات کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کی یہ تصنیف مسلمانوں کے لیے علمی رہنمائی کا خزانہ ہے جو نبوت کے موضوع پر گہری بصیرت اور عقلی وضاحت فراہم کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Ad-Dihlawī, Shaykh ʻAbd al-Ḥaqq Muḥaddith. *Madārij an-Nubuwwa*. Translated by Muftī Ghulām Muʻīn ad-Dīn Naʻīmī. Lahore: Shabbir Brothers, n.d.
* Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn al-Ḥusayn. *Dalāʼil an-Nubuwwa*. Translated by Mawlānā Muḥammad Ismāʻīl al-Jārwī. Karachi: Dār al-Ishāʻat, 1430 AH/2009.
* Al-Mālikī, Qāḍī ʻIyāḍ. *Ash-Shifā bi-Taʻrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā*. Translated by Mawlānā ʻAbd al-Ḥakīm Khān Akhtar Shāhjahānpūrī. Lahore: Maktaba Nabawiyya, n.d.